خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۸ شوال ۱۳۹۴ھ ۱۴ نبوت ۱۳۵۳ھش ۱۴ نومبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۶۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۱۴ نبوت ۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل دن بھر درد کی تکلیف زیادہ رہی ۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے ۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ تا ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ

یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا وقت ہے اِس کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا

"متقی وہ ہے جو خدا کے نشانوں سے متقی ثابت ہو ۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ مَیں خدا سے پیار کرتا ہوں مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو ۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے مگر سچا مذہب اُس شخص کا ہے جس کو اِسی دُنیا میں نُور ملتا ہے ۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملے گی مگر اِس قول میں سچا وہ شخص ہے جو اسی دُنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے سو تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ ۔ ۔ ۔ جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے اور کوئی خیانت اُس کے اندر نہیں اور نہ کسل اور غفلت ہے اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے وہ بچایا جائے گا لیکن وہ جو اِس راہ میں سُست قدم چلتا ہے اور تقویٰ کی راہوں میں پُورے طور پر قدم نہیں مارتا دُنیا پر گرا ہوا ہے وہ اپنے تئیں اِمتحان میں ڈالتا ہے ۔ ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اُس کے لئے اَب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اِس سلسلہ کی خدمت کرے ۔ ۔ ۔ عزیزو ! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اِس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا ۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اِسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہر حال صدق دکھاوے تا فضل اور رُوح القدس کا اِنعام پاوے کیونکہ اِنعام اُن لوگوں کے لئے تیار ہے جو اِس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں ۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۳، ۱۴)

اپنے تئیں نیک نمونہ بناؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری ۱۹۰۹ء میں فرمایا :۔

" اللہ کو بہت یاد کرو ۔ ہر وقت دعا میں لگے رہو اور اپنی حالت کی تبدیلی کرنے کی کوشش کرو ۔ تم اس وقت دوسری قوموں کے لئے نمونہ ہو ۔ پس اپنے تئیں نیک نمونہ بناؤ ۔ امام ابو حنیفہؒ ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے ایک لڑکے کو دیکھا جو کیچڑ میں دوڑا دوڑا جا رہا ہے ۔ آپ نے اسے فرمایا کہ دیکھو میاں لڑکے کہیں پھسلتے ہو ۔ لڑکے نے کہا آپ اپنا خیال رکھئے کیونکہ مَیں پھسل گیا تو خیر صرف مجھے تکلیف پہنچے گی مگر آپ کے پھسلنے سے ایک جہان پھسلے گا ۔ امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں اس سے بہتر کسی کی نصیحت نے مجھ پر اثر نہیں کیا اور یہ ہے بھی سچ ۔ اِذَا فَسَدَ الْعَالِمُ فَسَدَ الْعَالَمُ ۔ اسی طرح تمہاری لغزش کا اثر صرف تمہیں تک محدود نہیں بلکہ دُور تک جاتا ہے پس سوچ سوچ کر قدم اُٹھاؤ ۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں آپ کے سامنے کسی نے کہا کہ فلاں آدمی میں یہ عیب ہے ۔ فرمایا کیا تُو نے اس کے لئے چالیس روز رو رو کر دعا کر لی ہے جو مجھ سے شکایت کرتا ہے ۔ میرا دوست اگر ملے اور اس نے شراب بھی پی ہو تو مَیں اسے خود اُٹھا کر کسی محفوظ مکان میں لے جاؤں اور پھر اسکی اصلاح کروں ۔

عیب شماری سے کوئی نیک نتیجہ نہیں نکل سکتا کسی کا عیب بیان کیا اور اس نے سُن لیا وہ بغض و کینہ میں اور بھی بڑھ گیا ۔ پس کیا فائدہ ہوا ۔ بعض لوگ بہت نیک ہوتے ہیں اور نیکی کے جوش میں سخت گیر ہو جاتے ہیں اور امر بالمعروف ایسی طرز میں کرتے ہیں کہ گناہ کرنے والا پہلے تو گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا تھا پھر جھنجلا کر کہہ دیتا ہے کہ جاؤ ہم یُونہی کریں گے ۔"

(خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۲۵، ۲۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴؍ ماہ نبوت ۱۳۵۳ ھش

"شرمناک داغ"

قرآن مجید کی رُو سے ہر معصیت شیطانی فعل کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ جو بدی بھی انسان کرتا ہے اُس کی تحریک شیطان کی طرف سے ہی ہوتی ہے اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسے لوگوں کا کھلا کھلا دشمن قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ آیات ۱۶۹، ۱۷۰)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جو کچھ زمین میں ہے اس میں سے جو کچھ حلال اور پاکیزہ ہے اسے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمہیں صرف بدی اور بے حیائی اور اس کی کہ تم اللہ کے متعلق جھوٹ باندھ کر وہ بات کہو جو تم نہیں جانتے تلقین کرتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ شیطان کا کام ہی یہ ہے کہ وہ انسانوں کو بدی کی تحریک کرے اور بناء بریں ہر بدی جو انسان سے سرزد ہوتی ہے وہ شیطانی فعل ہی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بعض بُرائیوں کا نام لے کر انہیں شیطانی کام قرار دیا ہے۔ اس سے اُن بُرائیوں کی مُضرّت اور ہلاکت آفرینی ظاہر و باہر ہے۔ ان میں سے دو بُرائیاں ہیں شراب نوشی اور قمار بازی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ ان بُرائیوں اور ان کی ہلاکت آفرینی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ (المائدہ آیات ۹۱، ۹۲)

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو **شراب** اور **جوا** اور **بُت** اور **قرعہ اندازی** کے تیر محض ناپاک اور **شیطانی** کام ہیں اس لئے تم ان سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ شیطان صرف یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان **شراب** اور **جوئے** کے ذریعہ سے عداوت اور کینہ ڈال دے اور اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ اب کیا تم (ان باتوں سے) رُک سکتے ہو۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ شراب اور جُوا دو ایسی بُرائیاں ہیں جنہیں بالبداہت شیطانی فعل قرار دیا گیا ہے۔ یہ انسان کو اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دیتی ہیں۔ ایسے لوگ بھول کر بھی اللہ کو یاد نہیں کرتے اور نماز کے قریب بھی نہیں جاتے اندریں صورت جو لوگ مسلمان کہلا کر ان دو شیطانی کاموں میں ملوّث ہوتے ہیں وہ عند اللہ مسلمان کیسے شمار ہو سکتے ہیں۔ ان دو بُرائیوں میں وہی ملوّث ہوتے ہیں جن پر شیطان غالب آجاتا ہے اور پھر وہ اسی کے اشارہ پر چلتے اور حِزْبُ الشَّيْطٰنِ شمار ہوتے ہیں اور اس آیت کے پورے پورے مصداق بن جاتے ہیں:۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (المجادلہ آیت ۲۰)

ترجمہ:۔ شیطان ان پر غالب آگیا ہے اور اس نے اللہ کا ذکر ان کو بھلا دیا ہے۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں۔ اور سُن رکھو کہ شیطان کا گروہ آخر گھاٹا پانے والا ہے۔

شراب کی اِس درجہ مذمت اور اس کی وجہ سے مسلّط ہونے والی ہلاکت کی روشنی میں جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کراچی میں پچھلے دنوں ایک سو سے اُوپر مسلمان زہریلی شراب پینے سے ہلاک ہوگئے تو سر شرم سے جُھک جاتا ہے۔ صرف ایک ہی شہر میں شراب پینے کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والوں کی اتنی کثیر تعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِس ملک میں جو لوگ پابندی کے باوجود شراب پینے کے عادی بن چکے ہیں اور روز بروز بنتے جا رہے ہیں ان کی اصل تعداد کا اندازہ لگانا ہی مشکل ہے اور پھر اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ غیر قانونی طور پہ ملک میں شراب کشید کرنے اور اسے خفیہ ٹھکانوں کے ذریعہ فروخت کرنے کا دھندا کتنے وسیع پیمانہ پہ جاری ہے۔ انتہائی دُکھ اور تکلیف کا موجب یہ امر ہے کہ یہ سب کچھ ایک اسلامی ملک میں ہو رہا ہے۔ شراب کشید کرنے والے بھی مسلمان ہیں اور اسے فروخت کرنے اور پینے والے بھی مسلمان ہیں۔ جبھی تو مولانا احتشام الحق تھانوی کو ایک بیان میں کہنا پڑا ہے کہ:۔

"کراچی میں زہریلی شراب پینے سے کثیر تعداد میں اموات ۔۔۔۔
۔۔۔۔ **ہمارے اسلامی ملک کے نام پر شرمناک داغ ہیں**"۔
(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۰؍ نومبر ۱۹۷۴ء صفحہ اوّل)

شراب پینے کے نتیجہ میں کثیر التعداد اموات ہی "اسلامی ملک کے نام پہ شرمناک داغ" نہیں ہیں بلکہ اسلامی ملک میں ام الخبائث کا وسیع پیمانہ پہ تیار ہونا اور وہ بھی قانون کی سراسر خلاف ورزی کرتے ہوئے، اور پھر لاتعداد انسانوں کا کمال بے خوفی کے ساتھ شراب نوشی کرنا اور اس طرح ان پر شیطان کا غالب آتے چلے جانا بجائے خود ایک بہت ہی بڑا شرمناک داغ ہے۔ اِس **شرمناک داغ** کی وسعت اور پھیلاؤ کا اندازہ اُس مضمون سے لگایا جا سکتا ہے جو "اَن گنت انسان شراب کی بھٹیوں کا ایندھن بن رہے ہیں" کے زیرعنوان روزنامہ "مساوات" کی ۱۰؍ نومبر ۱۹۷۴ء کی اشاعتِ خاص میں شائع ہوا ہے۔ اُس میں صاحبِ مضمون نے لکھا ہے:۔

"ہمارے معاشرہ میں اَن گنت لوگ شراب پیتے اور شراب تیار کرنے یا بیچنے کا غیر قانونی دھندا کرتے ہیں۔ حکومت نے اپنے طور پہ اس ضمن میں لاقانونیت کا سدِّباب کرنے کے لئے مشینری قائم کر رکھی ہے۔۔۔ لیکن کراچی میں زہریلی شراب سے ایک سَو سے زائد انسانوں کی ہلاکت کے المیہ کے بعد بلاخوف کہا جا سکتا ہے کہ دوسری سرکاری مشینریوں کی طرح محکمہ ایکسائز چابکدستی سے اپنے فرائض انجام نہیں دے رہا۔۔۔۔ لاہور میں اس نوع کا کوئی واقعہ نہیں ہوا لیکن کہا جا سکتا ہے کہ ہر روز کئی انسان دیسی شراب کے استعمال سے بظاہر طبعی لیکن حقیقۃً خودکشی کی موت مر رہے ہیں۔ لاہور کے قرب وجوار اور اندرونی علاقوں میں **دیسی شراب کی تیاری اور فروخت کے لاتعداد مراکز** غیر قانونی طور پہ کام کر رہے ہیں"۔
(روزنامہ "مساوات" لاہور (اشاعتِ خاص) ۱۰؍ نومبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۹)

جب دو شہروں یعنی کراچی اور لاہور کا یہ حال ہے کہ ان میں دیسی شراب کی تیاری اور فروخت کے لاتعداد مراکز غیر قانونی طور پہ کام کر رہے ہیں اور اَن گنت لوگ شراب پینے کے عادی بن چکے ہیں تو پورے ملک میں ایسے مراکز اور ایسے عادی شرابیوں کی تعداد کا کیا ٹھکانا ہوگا۔ دیگر قومیں اگر بگڑ گئیں اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کر کے شیطان کے پنجۂ اسیری میں چلی گئیں تو اس کی وجہ یہ بیان کی جا سکتی ہے کہ انہوں نے اپنی شریعت کو محرف و مبدّل کر ڈالا اور دین کو مسخ کر کے رکھ دیا اور پھر وہ دین اور ان کی شریعتیں تھیں بھی نامکمل اور مختص القوم اور مختص الزمان۔ لیکن خدا کے آخری اور کامل ترین دائمی عالمگیر دین اور کامل ترین کتاب (جس کا ایک حرف، ایک نقطہ اور ایک شعشہ بھی آج تک تبدیل نہیں ہوا اور نہ قیامت تک ہو سکتا ہے) کے حامل ہونے اور خیر امت (باقی صف…

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کی عُمر

(مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب)

(۲)

ایک لاکھ آدم گزرے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تفسیر کبیر میں سورۃ حج کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اس موقعہ پر حضرت محی الدین صاحبؒ ابن عربی کے ایک کشف کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جو انہوں نے اپنی کتاب فتوحاتِ مکیہ کی جلد ۳ میں بیان فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ کشفی حالت میں دیکھا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں اور میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں جو بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں مگر وہ کچھ اجنبی قسم کے لوگ ہیں جن کو میں پہچانتا نہیں۔ پھر انہوں نے دو شعر پڑھے جن میں سے ایک تو مجھے بھول گیا مگر دوسرا یاد رہا۔ وہ شعر جو مجھے یاد رہا وہ یہ تھا کہ

لَقَدْ طُفْنَا کَمَا طُفْتُمْ سِنِیْنًا
بِھٰذَا الْبَیْتِ طُرًّا اَجْمَعِیْنَا

یعنی ہم بھی اس مقدس گھر کا سالہا سال اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس طرح آج تم اس کا طواف کر رہے ہو۔ وہ فرماتے ہیں مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا۔ پھر ان میں سے ایک شخص نے مجھے اپنا نام بتایا مگر وہ نام بھی ایسا تھا جو میرے لئے بالکل غیر معروف تھا۔ اس کے بعد وہ شخص مجھ سے کہنے لگا کہ میں تمہارے باپ دادوں میں سے ہوں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو وفات پائے کتنا عرصہ گزر چکا ہے؟ اس نے کہا کہ چالیس ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ میں نے کہا [illegible] آدم پر تو اتنا عرصہ نہیں گزرا۔ اس نے کہا تم کس آدم کا ذکر کرتے ہو۔ کیا اس آدم کا جو تمہارے قریب ترین زمانہ میں ہوا ہے یا کسی اور آدم کا۔ وہ کہتے ہیں اس پر معاً مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد آ گئی کہ اللہ تعالےٰ نے ایک لاکھ آدم پیدا کئے ہیں اور میں نے یہ سمجھا کہ میرے یہ جدِ اکبر بھی انہیں میں سے کسی ایک آدم سے تعلق رکھنے والے ہوں گے۔"

(فتوحاتِ مکیہ جلد ۳ باب ۲۹۰ صفحہ ۵۴۹)

حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کا یہ کشف بتا رہا ہے کہ بیت اللہ نہایت قدیم زمانہ سے دنیا کا مرکز اور لوگوں کی ہدایت کا ایک ذریعہ بنا رہا ہے اور اسی طرح یہ دنیا بھی لاکھوں سال سے چلی آ رہی ہے۔ چنانچہ آج سے ہزارہا سال قبل بھی لوگ اس مقدس گھر کا اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس طرح آج ہم بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ یہی حقیقت قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے کہ یہ اَلْبَیْتُ الْعَتِیْق ہے جو زمانہ قدیم سے خدا تعالےٰ کے انوار و برکات کا تجلّی گاہ رہا ہے اور قیامت تک دنیا کو ایک مرکز پر متحد رکھنے کا ذریعہ بنا رہے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۳۸-۳۹)

مندرجہ بالا حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا صرف چھ ہزار برس سے ہی قائم نہیں بلکہ زمانۂ قدیم سے چلی آ رہی ہے اور ایک لاکھ دَور گزر چکے ہیں اور خدا تعالےٰ کی حکمتِ ازلی نے یہ چاہا ہے کہ خانہ کعبہ جب تک زمین پر قائم ہے انسانیت کے ہر دَور میں اپنے موجودہ مقام پر ہی قائم رہے۔ اس طرح اس قطعۂ ارض کو اپنی خاص الخاص برکات اور تقدس سے نوازا ہے جس کی کوئی مثال اور نظیر اس دنیا میں موجود نہیں ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کا سنِ پیدائش

آئیے اب آدم علیہ السلام کا سنِ پیدائش معلوم کریں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے یہ تو زمانہ ماقبل تاریخ کی بات ہے۔ اس زمانہ کی کوئی تحریر یا ریکارڈ دستیاب نہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ آدم علیہ السلام کے زمانہ کا کوئی ایسا پتھر بھی دستیاب نہیں ہو سکتا جس پر "قبل مسیح" میں کوئی سن درج نہیں۔

لیکن خدائے علیم و خبیر سے کوئی بات مخفی نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کشفاً آدمؑ کے سنِ پیدائش سے خبر دی۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ سورہ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عصر تک جو عہدِ نبوت ہے یعنی تئیس برس کا تمام و کمال زمانہ کل مدت گزشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزِ وفات تک قمری حساب سے ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۳-۹۴)

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"شمسی حساب کی رُو سے ۴۵۹۸ برس بعد آدم صفی اللہ حضرت نبیّنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۲)

اگر ظہور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعوئ نبوت مراد لیا جائے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۱۰ء عیسوی میں فرمایا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا کشف کی رُو سے آدم علیہ السلام ۳۹۸۸ قبل مسیح پیدا ہوئے۔

دنیا کی عمر

الغرض اگر ایک لاکھ دَور گزرے ہوں اور ہر دَور قرآن کریم کے مطابق پچاس ہزار سال کا ہو تو زمین پر انسانی زندگی کی عمر اب تک پانچ ارب سال بنتی ہے اور حیوانات اور نباتات کی عمر اس سے زائد ہو گی۔ چونکہ زمین کو ٹھنڈا ہونے اور آبادی کے قابل ہونے کے لئے بھی ایک طویل عرصہ درکار تھا لہٰذا زمین کی عمر نباتات کی عمر سے زائد ہونی چاہئیے۔ ظاہر ہے کہ کائنات کی عمر زمین کی عمر سے بھی زائد ہو گی۔

ہمارے زمینی دَور کے جب ابتدائی تنتالیس ہزار سال گزر گئے تو آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ۴۷۳۹ سال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے اب تک یعنی سنہ ۱۹۷۴ء تک ۱۳۷۸ قمری سال گزرے ہیں۔ گویا ہمارے پچاس ہزار سالہ دَور میں سے ۴۹۱۱۷ سال اور دَورِ نبوت سے یا آدم علیہ السلام کی پیدائش سے اب تک ۶۱۱۷ سال گزر چکے ہیں اور ہمارے دَور کے خاتمہ میں تقریباً نو سو سال باقی ہیں۔ گویا ہم دنیا کے آخری دنوں میں سے گزر رہے ہیں اور قرآن مجید نے جو آخری زمانہ کی نشانیاں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمائی تھیں وہ سب پوری ہو چکی ہیں۔

یہاں یہ وضاحت مناسب ہو گی کہ یہ سب اندازے قربِ قیامت کے ہیں جس کی بہت سی علامات قرآن کریم اور احادیث میں مذکور ہیں۔ لیکن یہ امر کہ وہ ساعت عین کب واقع ہو گی اور ہمارے دَور کی گھڑی اپنے آخری منٹ کا کب اعلان کرے گی اس کا علم صرف خدا تعالےٰ ہی کو ہے اور یہی قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔

وحدت اور کثرت کے دور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ وحدت اور کثرت کے بھی دور ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ قدیم سے خالق چلا آتا ہے لیکن اس کی وحدت اس بات کو بھی چاہتی ہے کہ کسی وقت سب کو فنا کر دے ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ وقت کب آئے گا مگر ایسا وقت ضرور آنے والا ہے۔ یہ اس کے آگے ایک کرشمۂ قدرت ہے وہ چاہے پھر خلق جدید کر سکتا ہے"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۹۳)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"پس خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے نہ شخصی طور پر۔ یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے۔ ایک نوع کے بعد دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آیا ہے۔ سو اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں اور یہی قرآن کریم نے ہمیں سکھایا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ انسان سے پہلے کیا کیا خدا نے بنایا مگر اسی قدر ہم جانتے ہیں کہ خدا کی تمام صفات کبھی ہمیشہ کے لئے معطل نہیں ہوتیں اور خدا تعالیٰ کی قدیم صفات پر نظر کر کے مخلوق کے لئے قدامت نوعی ضروری ہے مگر قدامت شخصی ضروری نہیں"

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۴۹)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ اسلام بھی مخلوق کی نوعی قدامت کا قائل ہے مگر اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر ایک چیز مخلوق ہے اور ہر ایک چیز خدا کے ارادے سے قائم اور موجود ہے اور نیز اسلام اس بات کا قائل ہے کہ ایک وہ زمانہ تھا جو خدا کے ساتھ کوئی نہ تھا اور صرف وحدت اپنا جلوہ دکھلا رہی تھی اور خدا ایک پوشیدہ خزانہ کی طرح تھا۔ پھر خدا نے چاہا کہ میں شناخت کیا جاؤں تو اس نے اپنی شناخت کے لئے انسان کو پیدا کیا مگر ہم نہیں جانتے کہ کتنی دفعہ وحدت الٰہی کا زمانہ آچکا ہے اس کا علم خدا کو ہے لیکن جیسا کہ دوسری صفات ہمیشہ کے لئے معطل نہیں رہ سکتیں ایسا ہی وحدت الٰہی کی صفت بھی ہمیشہ معطل نہیں رہتی اور کبھی کبھی اس کا دور آجاتا ہے۔ اور کبھی ذات الٰہی دنیا کو ہلاک کرنا چاہتی ہے اور کبھی پیدا کرنا کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں صفات اسکے ہیں اسلئے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ خدا ہر ایک جاندار کو ہلاک کرے گا یہاں تک کہ آسمان اور زمین کا بھی ایسے طور پر تختہ لپیٹ دیگا جیسا کہ ایک کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے اور اس صورت میں تعطل صفات کا لازم نہیں آتا کیونکہ بعض صفات کی جب تجلی ہوتی ہے تو دوسری صفات جو ان کے مقابل پر ہیں اور ان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں وہ کسی دوسرے وقت ظاہر ہوتی ہیں اور اس وقت کی منتظر رہتی ہیں اور یہ ایک سلسلہ قدرت کا واقعی ہے جس سے اہلاک کے بعد احیاء لازم پڑا ہوا ہے پس انہیں معنوں سے ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی وہ قدیم سے محی بھی ہے اور ممیت بھی ہے اور کوئی صفت اس کی ایسی نہیں ہے کہ پہلے تھی اور اب نہیں ہے یا اب ہے اور پہلے نہیں تھی۔

غرض ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کوئی چیز خدا تعالیٰ کی وحدت کے ساتھ مزاحمت نہیں رکھتی محض اسکی ذات قائم بنفسہٖ اور ازلی ابدی ہے اور باقی سب چیزیں ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقۃ ہیں اور یہی خالص توحید ہے جس کے مخالف عقیدہ رکھنا سراسر شرک ہے"

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۶)

میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی یاد میں

از مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد مرحوم

ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد مرحوم کو محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم و مغفور سے بے پناہ محبت تھی اور ہمیں اکثر ان کی مثالیں دیا کرتے تھے۔ میر صاحب سے متعلق یہ مضمون انہوں نے جون کے اواخر میں تحریر کیا تھا اور جولائی کے وسط میں وہ ایک حادثے میں زخمی ہو گئے۔ اس وجہ سے جیسا کہ ان کی خواہش تھی یہ مضمون الفضل میں شائع نہ ہو سکا اب ان کی دستاویزات میں سے یہ مضمون ملا ہے جو ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

(لطیف احمد طاہر رحمت بازار۔ ربوہ)

گو چہ جنس نیکواں ایں چرخ بسیار آورد
کم بزاید مادرے با ایں صفا دُرِّ یتیم

میر صاحب مرحوم و مغفور رحمۃ اللہ علیہ لاریب ایسی بزرگ شخصیت تھے کہ جنہیں اسی دنیا میں جنت کی بشارت مل جاتی ہے۔ آپ کا سلسلہ خلافت حقہ سے صدق و صفا کا نمونہ قرون اولیٰ کے دور مصطفوی کے جاں نثار صحابہ کی یاد تازہ کرتا ہے اور مستقبل احمدیت کی نوجوان دنیا میں جو مثال آپ نے قائم فرمائی وہ نوجوانان احمدیت اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک پاک و مطہر یادگار کے طور پر تذکرہ کی صورت میں باقی رہے گا اور وہ الباقیات الصالحات کی عملی تفسیر ہے

ذیل میں چند ایک واقعات میر صاحب مرحوم کی زندگی کے جو عاجز کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں یاد ایمان کے لئے گذارش کئے دیتا ہوں۔

۱۔ خلافت ثانیہ سے آپ کا جو صدق و اخلاص کا نمونہ تھا وہ اس ایک بات سے ہی میرے دل پر نقش ہے جو کہ میں ذیل میں بیان کرنے لگا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ سیر کے لئے عموماً حضور کو اپنے باغ کی طرف کار میں لے جاتے تھے تو خاکسار بھی شوق زیارت کے سلسلہ میں عصر کے بعد ادھر کا رخ کرتا اور روز ہی یہ دیکھنے میں آتا کہ آپ حضور کے ہمراہ ہوتے اور اس حالت میں کہ آپ حضور کو سہارا دیئے ہوتے اور اس مقدس وجود کی دعائیں سمیٹ رہے ہوتے۔

۲۔ آپ کا بے مثال انہماک مفوضہ امور میں اس طرح پر تھا کہ خاکسار ایک عرصہ تک محلہ دار البرکات کا ایک خادم رہا جب کہ جلسہ سالانہ کی نگرانی کے علاوہ جلسہ سالانہ پر تصدیق پرچی خوراک کا کام بھی اس خادم کے سپرد ہوتا تھا۔ ایک سال ۲۲ دسمبر کو جس دن کہ مہمانوں کا کوئی خاص ہجوم نہیں ہوتا۔ آپ نماز مغرب کے بعد اپنے دیگر نائبین کے ہمراہ غریب خانہ پر جہاں پرچی خوراک کی تصدیق کا دفتر تھا۔ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ دروازہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ۲۴ گھنٹے کھلا رہنا چاہیئے۔ جس سے مجھے احساس ہوا کہ آپ کو کس قدر اپنے مہمانوں کی سہولت اور فرائض منصبی کا احساس ہے۔ جب تک ذاتی طور پر ہدایات نہ دے دیتے ان کو چین نہیں آتا تھا۔

۳۔ چونکہ جلسہ سالانہ کا بہت زیادہ بوجھ لنگر خانہ نمبر ۳ پر ہوتا ہے اور دار البرکات میں مقیم مہمانوں کی خدمت بھی اسی لنگر خانہ کے ذریعہ ہوتی ہے۔ ایک بار آپ نے ہمارے محلہ کو لنگر خانہ نمبر ۲ سے منسلک کر دیا۔ تو محلہ کے دوستوں نے مجھے مجبور کیا کہ وفد کے ساتھ آپ سے ملاقات کروں۔ اور محلہ کا الحاق لنگر نمبر ۳ سے رکھنے کی درخواست کروں۔ چنانچہ میں ایسے دو دوستوں کے ہمراہ خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست پیش کی تو کمال محبت سے فرمانے لگے کہ میں نے تو یہ انتظام آپ کی اور آپ کے مہمانوں کی سہولت کے لئے کیا ہے تا کہ لنگر خانہ پر زیادہ بوجھ کی وجہ سے آپ کو کوئی پریشانی نہ ہو۔ پھر جب آپ نے ہماری درخواست کو دیکھتے ہوئے کہا کہ اگر آپ یہی چاہتے ہیں تو یہی سہی" منظور فرما لیا مگر اس امر کے لئے آپ کو دوسرے لنگر خانہ سے حاصل کرنے میں کافی محنت اور تگ و دو کرنی پڑی۔

۴۔ آپ کو اپنے عزیز اور پیارے شاگردوں کا ایک مشفق استاد ہونے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمہ وقت خیال رہتا تھا۔ اس کے متعلق ایک واقعہ تو یہ ہے کہ خاکسار کے محلہ میں بھی چند ایک طلباء جامعہ کے بطور کرایہ دار مقیم تھے جن کی رخصت کے سلسلہ میں آپ کا ارشاد طلباء کو یہ تھا کہ بیماری وغیرہ کی صورت میں محلّہ کے صدر کی تصدیق ہمراہ درخواست ہو۔

ایک دن ایک طالب علم رخصت کی درخواست لے کر میرے پاس آیا۔ مَیں نے اس کے چہرہ سے کوئی خاص علامت نہ پائی البتہ نبض دیکھ کر مَیں نے محسوس کیا کہ اسے بخار ہے جو کہ اس وقت تقریباً نامعلوم صورت میں ہے تاہم مَیں نے اُس کی تصدیق کر دی۔ طالب علم کا بیان ہے کہ میر صاحب مرحوم بنفسِ نفیس میری جائے رہائش پر تشریف لائے۔ نبض دیکھی، احوال پوچھا اور ایک دوائی دے کر واپس تشریف لے گئے۔

دوسرا واقعہ اس ضمن میں یہ ہے کہ ایک طالب علم جو کہ خاکسار کے پڑوس میں ہی مقیم تھا اس کا ایک -/۱۰۰ روپیہ کا نوٹ اس کی عدم موجودگی میں جبکہ وہ تالا لگا کر جامعہ گیا ہوا تھا گم ہو گیا۔ مَیں نے اپنی تحقیقات کے بعد معاملہ امورِ عامہ کے سپرد کر دیا۔ ایک روز خاکسار گول بازار کی طرف جا رہا تھا اور وہ طالب علم بھی ساتھ ہی تھا کہ میر صاحب جامعہ کی طرف تشریف لاتے دکھائی دیئے فرمانے لگے اِن کی رقم کا کیا ہؤا۔ مَیں نے سارا احوال عرض کیا اور بتایا کہ اب یہ معاملہ امورِ عامہ میں بھجوا رہا ہوں۔

مقصد اس واقعہ کو بیان کرنے کا یہ ہے کہ آپ ہر طالب علم کے ہر معاملہ میں ذاتی طور پر دلچسپی لیتے تھے۔ ان کی تکالیف سے آگاہ رہتے تھے اور ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے تھے۔

الغرض یہ زندۂ جاوید، پیکرِ خلوص و محبت، عاشق و جاں نثارِ خلافت اپنی بیشمار نیکیوں کو ساتھ لئے ہوئے اپنی اَن تھک محنت اور بے لوث خدمات کو آئندہ نسلوں کے لئے مشعلِ راہ بن کر اپنے مولائے حقیقی کے پاس چلا گیا ؎

اے خدا بر تربتِ او ابرِ رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

الٰہی نصیحت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے بارے میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ (ق ۳۸)

یعنی اس میں ہر شخص کیلئے جس کا سوچنے والا دل موجود ہے یا جو سُننے کے لئے کان دھرتا ہے اور غور بھی کرتا ہے نصیحت ہے۔

اراکینِ انصار اللہ خود بھی قرآن کریم روزانہ ترجمہ کے ساتھ اور غور سے پڑھیں اسی طرح سب اہلِ خانہ کو اس کا پابند بنائیں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

(۲۷) پُرانی اور "لاعلاج" امراض (۲۷)
کی ادویات کے نتائج

مکرم جناب منشی عبد اللہ صاحب معرفت محمد رمضان فضل کریم کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی کنری ضلع تھرپارکر سندھ نے لکھا "آپ کی دوا اینٹی پائیوریا (Anti Pyorrhea) استعمال کرنے سے میرے دانت ۷۵ سال میں مضبوط ہو گئے"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ دوا (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں مثلاً دانتوں کے گھن کیلئے اینٹی کیریز وغیرہ۔ فی کورس -/۱۰

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶ / ۶۰۷

اِسلام کی حقیقی تعریف

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تم اسلام کی کوئی تعریف کرو وہ نامکمل ہوگی۔ حقیقی تعریف یہی ہے کہ قرآن کریم کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا اسلام ہے...... اگر ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالی جائے تو انسان سَو فیصد نہیں تو ساٹھ فیصد تو مسلمان ہو جائے۔

...... پس جماعت میں قرآن کریم کا اُردو ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ ہر شخص جو اُردو پڑھ سکتا ہے اس سے پُوچھو کہ کیا وہ قرآن کریم کا اُردو ترجمہ پڑھتا ہے اگر نہیں تو اسے اِس طرف توجہ دلاؤ"۔

(خطبہ جمعہ مطبوعہ المصلح کراچی ۱۳ر نومبر ۱۹۵۳ء)

تفسیر صغیر اِس معاملہ میں آپ کی مدد کر سکتی ہے۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

تقرر مجلس عاملہ برائے سال ۵۴-۱۳۵۳ ہش / ۷۵-۱۹۷۴ء

مجلس خدام الاحمدیہ کا سال یکم نومبر سے شروع ہو چکا ہے۔ جملہ قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ نئے سال کے لئے اپنی عاملہ جلد تجویز کر کے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوا دیں۔

نوٹ:۔ جب تک نئے عہدیداران کی منظوری مرکز سے نہ موصول ہو پہلے عہدیداران اپنے شعبہ کا کام کرتے رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!!

درخواستِ دُعا

۱۔ میاں عطا محمد صاحب بنگوی امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ عرصہ چھ ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ آجکل کمزوری بہت محسوس کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (عبدالرحمٰن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جڑانوالہ)

۲۔ میرے اباجان، تایاجان اور تین بھائیوں کو ایک جھوٹے مقدمہ میں ملوث کیا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو باعزت طور پر جلد بری فرمائے۔ آمین
(احسان اللہ۔ وتّن کے۔ ڈاکخانہ جامکے۔ ضلع سیالکوٹ)

۳۔ میرے چھوٹے بھائی نور الدین خوشنویس کو عرصہ سے ضعف اعصاب اور دورانِ سر کی تکلیف رہتی ہے۔ احباب سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد اسمٰعیل خوشنویس روزنامہ الفضل ربوہ)

ضرورت

۱۔ ایک الیکٹریشن (کوالیفائڈ) برائے فیکٹری جو کام کا کم سے کم کسی فیکٹری میں پانچ سال کا تجربہ رکھتا ہو۔
۲۔ ایک ڈرائیور جو کار چلانا جانتا ہو اور کم سے کم دس سال کا تجربہ رکھتا ہو۔

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ۔ پوسٹ بکس ۱۸۔ جی۔ ٹی روڈ جہلم

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

آئینۂ ایام:-

آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• ٹرین میں آتشزدگی - دو زندہ جل گئے

ملتان ۱۲ نومبر۔ خانیوال کے قریب گزشتہ شب کراچی جانے والی شاہین ایکسپریس کے ایک ڈبہ میں آتشزدگی سے ایک ادھیڑ عمر کی عورت اور اس کا تین سالہ بچہ دونوں جاں بحق ہو گئے جبکہ تین دوسرے مسافر بُری طرح جُھلس گئے۔ آگ پٹرول کے باعث لگی جو ایک ایسا مسافر لے جا رہا تھا جس نے اپنا سکوٹر بھی اسی ٹرین میں بُک کرا رکھا تھا۔ ٹرین جب خانیوال اسٹیشن سے روانہ ہوئی تو گارڈ نے ایک ڈبہ سے دھواں نکلتے دیکھا چنانچہ اس نے ٹرین کو رُکوا دیا۔ ریلوے اسٹاف جب آگ پر قابو پانے کے لئے وہاں پہنچا تو اُس وقت تک ایک نامعلوم ادھیڑ عمر عورت اور اس کا تین سالہ بچہ زندہ جل چکے تھے۔ ماں بیٹے کی نعشیں ڈبہ کے بیت الخلاء میں پائی گئیں۔ ماں نے اپنے بچّہ کو بانہوں میں اُٹھا رکھا تھا۔ تین دوسرے مسافر زخمی ہوئے جن میں سرگودھا کا ایک ٹیلر ماسٹر محمد اقبال اور لائلپور کے محمد اکبر اور غلام نبی شامل ہیں۔ انہیں خانیوال ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔

(روزنامہ مساوات لاہور ۱۳ نومبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• ریڑھے کی زد میں آکر ہلاک

چونیاں ۱۲ نومبر۔ آج یہاں چونیاں شہر کا ایک معمر شخص ابرار حسین ایک تیز رفتار ریڑھے کی زد میں آکر ہلاک ہو گیا۔ متوفّی چھانگا مانگا کی طرف جا رہا تھا کہ اسے سامنے سے ایک ریڑھا آتا دکھائی دیا۔ ابرار حسین جلدی سے کچّی پٹری پر چلا گیا مگر ریڑھا بھی اسی جگہ سڑک سے نیچے کچے میں اُتر گیا۔ وہ ریڑھے کی ٹکر سے نیچے گر گیا اور ریڑھا اس کے اُوپر سے گزر گیا اور متوفّی موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ دو افراد جو ریڑھا چلا رہے تھے اسی برق رفتاری کے ساتھ اپنا ریڑھا بھگا لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔ متوفّی سابق پٹواری بتایا جاتا ہے۔

("نوائے وقت" لاہور ۱۳ نومبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• شراب سے ایک اور چل بسا

کراچی ۱۲ نومبر۔ زہریلی شراب پینے والا بغدادی کا محمد عمر بھی کل رات سول ہسپتال میں [illegible] اسے دوسرے افراد کے ہمراہ ۴ نومبر کو ہسپتال میں تشویشناک حالت میں داخل کیا گیا تھا۔ اب سول ہسپتال میں زہریلی شراب پینے والے [illegible] افراد زیر علاج ہیں۔

(روزنامہ امروز لاہور ۱۳ نومبر ۷۴ء صفحہ ۶)

• شراب کی بجائے چرس کی فروخت

کراچی ۱۲ نومبر۔ لیاری میں منشیات کے جن اڈوں پر شراب پی کر لوگ ہلاک ہوئے تھے ان اڈوں پر اب شراب کی فروخت بند ہو گئی ہے اور چرس وغیرہ کی فروخت سائیکل سوار لڑکوں کے ذریعہ کی جا رہی ہے اور جو لوا پہلے ایک روپے میں فروخت ہوتا تھا اب اسکی قیمت پانچ روپے ہو گئی ہے۔ اس بات کا انکشاف آج یہاں زہریلی شراب سے اموات کی تحقیقات کرنے والے ٹربیونل کے سامنے کیا گیا۔

(روزنامہ "نوائے وقت" ۱۳ نومبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• چیچہ وطنی میں فصلیں سوکھ رہی ہیں

چیچہ وطنی ۱۲ نومبر۔ غازی آباد کے متوسط درجہ کے کاشتکاروں نے مقامی صحافیوں سے ملاقات میں کہا اگر نہری پانی کی یہی حالت رہی تو علاقہ چیچہ وطنی قحط سالی کا شکار ہو جائے گا کیونکہ کپاس کی فصل بھی ٹیوب ویلوں کے ذریعہ ہی پروان چڑھتی ہے۔ انہوں نے بتایا اس علاقہ کے جتنے بھی راجباہ زمینوں کو سیراب کرتے تھے وہ عرصہ دو ماہ سے بند پڑے ہیں کسی میں کبھی کبھار تھوڑا بہت پانی آجاتا ہے لیکن کوئی کاشتکار اس سے اپنی فصلوں کو سیراب نہیں کر سکتا کیونکہ پانی کی مقدار اتنی کم ہوتی ہے کہ سطح زمین سے اس کی سطح نیچی رہتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی شکایت کی کہ راجباہ ۱۱ ایل میں جب بھی پانی آتا ہے بڑے زمیندار محکمہ انہار سے ساز باز کر کے راستہ میں ہی پانی کو روک لیتے ہیں اور وہ محروم رہ جاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا پانی کی کمی سے متاثر فصلوں میں گندم، جَو، چنا، تارا میرا، توریا اور مویشیوں کے لئے برسین چارہ شامل ہیں۔

(نوائے وقت ۱۳ نومبر ۷۴ء صفحہ ۳)

• گنّے کی فصل تباہ ہو گئی

علی پور ۱۲ نومبر۔ پانی کی شدید قلت اور ٹیوب ویلوں کے خراب ہونے کی وجہ سے گنّے کی کاشتہ فصل بالکل خشک ہو گئی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ نہری پانی کی قلت کی وجہ سے کاشتکار گندم کے لئے اپنی زمینوں کو پانی دے رہے ہیں تاکہ گندم کاشت کی جا سکے۔ گنّے کی فصل کو قریباً دو ماہ سے پانی نہیں دیا جا سکا ہے جس کی وجہ سے گنّے کی فصل بالکل سوکھ گئی۔ کہا جاتا ہے کہ گنّے کی فصل اس قدر خشک ہو گئی ہے کہ اسے چارہ کے طور پر بھی استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ بعض کاشتکاروں نے تو گنّے کی فصل کو بالکل ہی تباہ کر دیا ہے۔

(نوائے وقت ۱۳ نومبر ۷۴ء صفحہ ۲)

بڑی عید پر ربوہ میں قربانیاں کرنیوالے احباب متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۷۴ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ امسال بڑی عید کے موقع پر بیرون ربوہ کے احباب کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اور جہاں تک حالات اجازت دیں وہ اپنی قربانیاں ربوہ میں کروائیں۔

ایسے احباب جو صیغہ جلسہ سالانہ کو قربانی کروانے کے لئے جانور کی قیمت ادا کرنا چاہتے ہیں اُن کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ رقوم جلد از جلد بھجوا دیں۔ اگر ۲۵ نومبر تک ایسی رقوم بھجوا دی جائیں تو صیغہ جلسہ سالانہ کو قربانیوں کا انتظام کرنے میں سہولت ہوگی۔

بکرے کی صورت میں ۱۲۰ تا ۱۵۰ روپے اور گائے کی قربانی میں حصہ کی صورت میں قیمت فی حصہ ۵۰ تا ۷۰ روپے ہوگی۔

(افسر جلسہ سالانہ)

لیڈر — بقیہ صفحہ ۲

کے لقب سے سرفراز کئے جانے کے باوجود مسلمانوں کا فساد و بگاڑ انتہائی الم انگیز ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ کامل ترین دین اور کامل ترین کتاب کے حامل ہونے اور "خدمت و حفاظت اسلام" کے نئے اور تازہ بتازہ دعاوی کے باوجود مسلمان کیوں بگڑتے چلے جا رہے ہیں اور یہ بگاڑ اصلاح پذیر ہونے کی بجائے کیوں بڑھتا چلا جا رہا ہے؟ حتّٰی کہ مدیر "المنبر" کو کہنا پڑا ہے کہ:-

"جب ہم ۱۹۴۷ء سے پہلے (کے زمانے) اور ۱۹۷۴ء کا موازنہ کرتے ہیں تو ہم میں کوئی ایسا شخص جس کے دل پر معصیت اور انحراف عن الدین کی تاریکی کامل طور پر محیط نہیں ہو چکی اور اس کے دل کے کسی زاویہ میں کتاب و سنّت والے اسلام کی کوئی رمق موجود ہے وہ یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہم بحیثیت قوم آج اسلام سے جتنے دُور ہیں ۱۹۴۷ء میں لاکھوں گراوٹوں کے باوجود ہم اسلام سے اس قدر دُور نہ تھے۔ اور آج ہم نے جس طرح اسلام کو مارکیٹ ہی نہیں حکمرانوں کی جھلوٹ کا سامان بنا لیا ہے اس کا تصور بھی ہم ۱۹۴۷ء سے پہلے نہیں کر سکتے تھے۔"

(ہفت روزہ "المنبر" لائلپور ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

مسلمان کیوں مسلسل بگڑتے چلے جا رہے ہیں؟ یہ ایک نہایت ہی اہم سوال ہے اور اسکے صحیح جواب پر مسلسل بڑھتے چلے جانے والے فساد و بگاڑ کے دُور ہونے اور مسلمانوں کے اصلاح پذیر ہونے کا دارومدار ہے۔ اس کا جواب موجود ہے اور خدائے ذوالعرش نے اپنے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق اس کا جواب دیا ہوا ہے لیکن لوگ اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور اس امر کے باوجود تیار نہیں ہیں کہ سنبھلنا تو بجا دن بدن نیچے ہی نیچے گرتے اور بگڑتے چلے جا رہے ہیں۔

درخواست دعا: خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کو اپنڈے سائیٹس کی تکلیف ہے۔ رات کو بخار ہو جاتا ہے۔ نقاہت بہت ہے۔ ایک ماہ کے بعد اپریشن تجویز ہوا ہے۔ براہِ کرم تمام احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ اور لمبی عمر کی دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

(عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال)

سیلز مینوں کی ضرورت

ہمیں اپنی دکان پر کام کرنے کے لئے چار سیلز مینوں کی ضرورت ہے۔ سیلز مین تجربہ کار (جنہیں کپڑے کے کام میں مہارت ہو) دیانتدار اور مخلص احمدی ہونے چاہئیں۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جاوے گی۔ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ہمراہ لاویں۔

مراد کلاتھ ہاؤس
ریل بازار لائلپور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴